السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد میں نماز جماعت ہوگئی، اس کے بعد مسجد میں نماز پڑھنے اور مکان پر نماز پڑھنے میں کوئی فرق ہے یا دونوں صورتیں برابر ہیں اور دو ر صورت اول کونسی افضل ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی صورت میں گھر پر اور مسجد میں دونوں جگہ نماز پڑھنا مساوی ہے اور ظاہر الروایت میں فضیلت کسی جگہ کو نہیں ۔ فی الخانیۃ رجل فاتتہ الجماعۃ فی مسجد حیۃ فان ذھب الٰی مسجد اٰخر وصلی فیہ بجماعۃ فھو حسن وان صلی فی مسجد حیۃ وحدہ فھو حسن وان دخل منزلہ وصلی فیہ باھلہ فھو حسن واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب ۔ محمد اعظم غفرلہ (ترجمہ) محلہ کی مسجد میں اگر کسی آدمی کی جماعت فوت ہو جائے تو پھر اگر وہ کسی اور محلہ کی مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھ لے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر محلہ کی مسجد میں اکیلا نماز ادا کرے، تو بھی ٹھیک ہے ۔ اور اگر اپنے گھر جا کر بال بچوں سمیت نماز پڑھ لے تو بھی ٹھیک ہے) مخفی نہ رہے کہ صورت مسئولہ میں تامل سے ثابت ہوتا ہے کہ چار صورتیں پیدا ہوتی ہیں، ایک مسجد گ ومکان میں دونوں جگاہ تنہا پڑھے، دوسری دونوں جگہ تنہا پڑھے، دوسری دونوں جگہ جماعت سے پڑھے ۔تیسری مسجد میں جماعت سے اور گھر میں تنہا، چوتھی بر عکس اس کے یعنی مسجد میں تنہا اور گھر میں جماعت سے، تو خانیہ کی عبارت سے اگر ثابت ہوتا ہے ۔ تو اس صورتِ اخیر کا حکم ثابت ہوتا ہے اور پہلی تین صورتیں جو باقی ہیں ان کا حکم ظاہر نہیں ہوا، اور اصلی مسئول صورت اول ہی ہے، تو واضح رہے کہ ان تینوں صورتوں میں مسجد ہی افضل ہے، جیسا کہ احادیث سے ثابت ہوتا ہے ۔ واللہ تعالیٰ اعلم، حررہ ابو محمد یحییٰ شاہ جہانپوری

درصورت تنہا پڑھنے کے ہر دو جگہ مسجد میں پڑھنا افضل ہے، فضیلت مسجد میں جو احادیث مطلق وارد ہیں، قطع نظر جماعت سے وہ دال ہیں، اور اقوال فقہا سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی مسجد میں داخل ہو جائے تو اس کو وہاں سے دوسری مسجد میں جماعت کے واسطے بھی نہ جانا چاہیے اگرچہ مسجد اول میں جماعت ہو چکی ہو، قال صاحب فتح القدیر واذا کان مسجدان یختار اقدمھما وان استویا فالاقرب وان صلوافی الاقرب وسمع اقامۃ غیرہ فان کان دخل فیہ لا یخرج ولا یذھب الیہ انتھی پس جب مسجد میں آن کر دوسری مسجد میں جماعت اولیٰ کے لیے اجازت نہیں دیتے تو گھر کو کیا مناسبت ہے، بقیہ صورتیں چوں کہ سائل کو مطلوب نہیں، لہذا جواب نہیں لکھا اور سائل کی زبانی معلوم ہوا کہ قصہ مسجد اقرب کا ہے ۔ فقط عبدالکریم پنجابی (محمد یعقوب)

مسجد اور گھر ادائے صلوٰۃ کے واسطے مساوی خیال کرنا مجیب صاحب ہی کا کام ہے فقہا کرام نے کہیں نہیں لکھا ہے کہ مسجد اور گھر صلوٰۃ کے واسطے مساوی ہیں اور جو روایت مجیب نے نقل کی ہے اس کا مطلب انہوں نے نہیں سمجھا، کما لایخفی، معلوم کرنا چاہیے کہ گھر اور مسجد ادائے صلوٰۃ مفروضہ کے حق میں بلکہ اوراذکار کے حق میں بھی مساوی نہیں، بلکہ مسجد میں نماز پڑھنا افضل ہے باعتبار گھر کے ۔ ۱ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غدا الی المسجد او راح اعد اللہ لہ نزلہ فی الجنۃ کلما غدا اوراح متفق علیہ

۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو آدمی پہلے پہر یا پچھلے پہر مسجد کی طرف جائے تو جب وہ مسجد کی طرف جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں ۱۲

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت میں لکھتے ہیں وظاھر الحدیث حصول الفضل لمن اتی المسجد مطلقا ولکن المقصود منہ اختصاصہ بمن یاتیہ للعبادۃ والصلوۃ راسھا انتھی

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 3 ص 38-40

محدث فتویٰ